بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

معاصر معارف سے یہ معلوم کر کے بڑی مسرت ہوئی کہ مطبوعاتِ دار المصنفین اعظم گڈھ کی پاکستان میں ناجائز اشاعت اور ان کی فروختگی کا جو معاملہ کم و بیش ایک برس سے چل رہا تھا وہ بحمد اللہ بخیر و خوبی اس طرح ختم ہو گیا کہ مولانا کوثر نیازی صاحب نے ذاتی طور پر اس سے دلچسپی لی اور اُن کی تجویز کے مطابق نیشنل بک فاؤنڈیشن نے جو پاکستان کا سرکاری ادارہ ہے پاکستانی روپیہ کے حساب سے دار المصنفین کی ایک سو پندرہ کتابوں کا پاکستان کے لئے حقِ اشاعت پندرہ لاکھ روپیہ میں خرید لیا ہے، اس طرح اب کسی کو ان کتابوں میں سے کسی کتاب کو ناجائز طور پر چھاپنے کی جرأت نہ ہوگی۔

ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات میں جو خوشگواری پیدا ہو رہی ہے اس معاملہ کو بھی اس کا ایک ثمرِ خوش اثر باور کرنا چاہیئے، ورنہ ۶۹ء میں جب خاکسار راقم الحروف پہلی مرتبہ پاکستان گیا تھا تو اُس زمانہ میں وہاں کی گورنمنٹ کے ایک سرکلر کے ماتحت کسی ہندوستانی کی کتاب نہ کوئی لائبریری خرید سکتی تھی اور نہ وہ پاکستان میں کہیں نصاب میں داخل ہو سکتی تھی، علامہ علاء الدین صدیقی جو میرے نہایت مخلص دوست ہیں اُس زمانہ میں پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے وائس چانسلر تھے، انھوں نے خود بیان کیا کہ اس سرکلر کی وجہ سے ہم سخت پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں، کیونکہ اردو

زبان میں اسلامیات پر جس پایہ کی کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی اور چھپی ہیں پاکستان میں ان کا عشر عشیر بھی نہیں، اگر ہماری لائبریریاں اور ہمارے ہاں اسلامیات کا نصاب ان کتابوں سے خالی رہے تو پھر ہمارے پاس رہے گا ہی کیا؟ علامہ موصوف نے یہ بھی فرمایا: آپ کی دو کتابیں "صدیق اکبرؓ" اور "مسلمانوں کا عروج و زوال" پنجاب یونیورسٹی، لاہور، کراچی یونیورسٹی اور ڈھاکہ یونیورسٹی تینوں جگہ اسلامی تاریخ کے نصاب میں شامل چلی آرہی تھیں، لیکن اس سرکلر کے ماتحت اب خارج کردی گئی ہیں جس کا ہم لوگوں کو بے حد افسوس ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تعلقات کی طرف یہ ایک مستحسن قدم ہے اور آئندہ ان میں اور ترقی ہوگی، یہاں تک کہ ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کے مصنفین کی کتابوں اور تحریروں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ دونوں ملکوں میں باہم طلبا اور اساتذہ کا تبادلہ ہوگا اور ایک ملک کے اسکالر اور دانشور بے تکلف دوسرے ملک کے سیمیناروں، کانفرنسوں اور علمی و ادبی اجتماعات میں شریک ہوسکیں گے۔

دارالمصنفین کے اس معاملہ کے لئے حکومت ہند اور حکومت پاکستان دونوں اہل علم کے شکریہ کے مستحق ہیں، حکومت پاکستان اس لئے کہ اس نے اپنے عمل سے ہندوستان کے ایک علمی اور اسلامی ادارہ کی بروقت امداد کرکے اس کو موت و حیات کی کشمکش اور عظیم خسارہ اور نقصان سے بچالیا اور حکومت ہند اس لئے کہ اس نے فراخدلی سے ایک ہندوستانی ادارہ کو پاکستان سے یہ لین دین کرنے کی اجازت دی، لیکن اس پورے ڈرامہ میں سید صباح الدین عبدالرحمٰن صاحب نے جو رول ادا کیا ہے وہ بھی بڑا سزاوار تحسین و آفرین ہے، انھوں نے معارف میں بڑا شور و غل مچایا، پاکستان کے متعدد سفر کئے، کئی کئی مہینے وہاں